

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا ظہر کی فرض نماز سے پہلے چار رکعات کی بجائے دو رکعت سنتیں پڑھی جاسکتی ہیں؟ (وضاحت فرمائیں)

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ظہر کی نماز سے پہلے رسول اکرم چار رکعت پڑھتے اور کبھی دو رکعت پڑھتے۔ دونوں طرح رسول اللہ سے مروی ہے جیسا کہ صحیح بخاری باب الرکعتان قبل الظہر میں ہے۔

((عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال سمعت من ابی صلی اللہ علیہ وسلم عشر رکعات رکعتین قبل الظہر رکعتین بعدہا۔))

"عبد اللہ بن عمر سے مروی ہے کہ میں نے نبی اکرم سے دس رکعتیں یاد کی ہیں۔ دو رکعات ظہر سے پہلے اور دو رکعات ظہر کے بعد اور دو رکعتیں مغرب کے بعد میں، اور دو رکعتیں عشاء کے بعد گھر میں اور دو رکعتیں صبح کی نماز سے پہلے" (بخاری ۲/۵۲، مسلم ۵۰۳/۱/۵۲۹) سیدہ عائشہ سے مروی ہے:

((أن ابی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یدع أربعاً قبل الظہر ))

"نبی اکرم ظہر سے پہلے چار رکعتیں نہیں بھجوڑتے تھے" (بخاری ۲/۵۲)

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی مذکورہ الصدردو رکعتوں احادیث میں کوئی تعارض نہیں۔ حافظنا بن حجر عسقلانی فتح الباری میں فرماتے ہیں۔

"والأولی أن سئل علی حالہن مکان ثارہ بیسلی اثنتین و ثارہ بیسلی أربعاً و قیل جو محمول علی انہ کان فی المسجد لیستشر علی رکعتین و فی ینتہ بیسلی أربعاً "

"بہتر یہ ہے کہ ان احادیث کو دونوں حالتوں پر محمول کیا جائے۔ آپ کبھی ظہر سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے اور کبھی چار رکعات۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور مسجد میں دو رکعتیں" (تحوال فقہ السنۃ ۱/۱۸۷، نیل الاوطار ۳/۱۸۷) سیدنا ابن عمر اور سیدنا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جیسا دیکھا ویسا بیان کر دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں چار رکعتیں پڑھنے کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے۔

((عن عائشہ قالت: کان یصلی فی ہتی قبل الظہر أربعاً ))

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں ظہر سے پہلے چار رکعتیں ادا کرتے تھے" (مسلم ۵۰۳، ۷۳۰، الوداؤد ۱۲۵۱)

مذکورہ بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص ظہر کی نماز سے قبل دو رکعتیں پڑھنا چاہے تو وہ پڑھ سکتا ہے۔ اگر چار پڑھے تب بھی درست ہے۔

حدامہ عبدی والنداء علم بالصواب

## آپ کے مسائل اور ان کا حل

1 ج

محدث فتویٰ